Digitized by Khilafat Library Rabwah

139

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز جمعرات

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۱/۲۶	۱۱ ربیع الثانی سنہ ۱۳۹۲ھ ۲۵ ہجرت ۱۳۵۱ ہش ۲۵ مئی سنہ ۱۹۷۲ء	نمبر ۱۱۷

اخبار احمدیہ

ربوہ ۔ ۲۴ ہجرت ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق کل شب کی رپورٹ مظہر ہے کہ :۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

احباب توجہ اور التزام کے ساتھ دُعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو اپنے فضل سے صحت و سلامتی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین

ربوہ ۔ ۲۴ ہجرت ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً اچھی ہے۔ الحمدللہ

آپ تحریر فرماتی ہیں :۔

"لکھنے سے مجھے سر درد ہوجاتا ہے بہت کم لکھ سکتی ہوں۔ خط لکھنے والی لڑکی بھی بیمار ہے۔ ڈاک بہت جمع ہوگئی ہے۔ دعا بفضلہ تعالیٰ برابر سب کے تمام مقاصد کیلئے کرتی ہوں مجھے بھی دُعامیں یاد رکھیں۔ مبارکہ"

درخواستِ دُعا

محترمہ صاحبزادی امۃ الرشید صاحبہ بیگم محترم میاں عبدالرحیم احمد صاحب (بنت حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ) تحریر فرماتی ہیں :۔

"میری بچی عزیزہ امۃ البصیر سلمہا اللہ تعالیٰ اپنے خاوند (عزیزم ڈاکٹر سید داؤد احمد سلمہ اللہ تعالیٰ) کے پاس امریکہ جانے کے لئے روانہ ہوگئی ہے۔

احباب جماعت اور بالخصوص صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام درد دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو خیر و عافیت سے منزلِ مقصود تک پہنچائے۔ سفر و حضر میں اس کا حافظ و ناصر ہو اور اسکو اسکے میاں کو دینی اور دنیوی ہر لحاظ سے خیر و برکت کی زندگی نصیب کرے اور یہاں بھی ہم سب کا حافظ و ناصر ہو"

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

صحابہ کرامؓ نے شہادت کو ایک شیریں پھل کی طرح قبول کیا

انہوں نے کبھی بزدلی نہ دکھائی اور قدم آگے ہی رکھتے چلے گئے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں :۔

"ہر چیز کی اصلیت امتحان کے وقت ظاہر ہوتی ہے۔ اصحابِ رسول اللہ صلعم سب کچھ رکھتے تھے، زن و فرزند اور اموال و اقارب سب کچھ اُن کے موجود تھے۔ عزتیں اور کاروبار بھی رکھتے تھے مگر انہوں نے اس طرح شہادت کو قبول کیا کہ گویا ایک شیریں پھل انہیں میسر آگیا۔ وہ اللہ تعالیٰ کے لئے موت کو پسند کرتے تھے۔ ایک طرف تعہد حقوق عیال و اطفال میں کمال دکھایا اور دوسری طرف ایسا انقطاع کہ گویا وہ بالکل کورے تھے، یہانتک کہ اللہ تعالیٰ کیلئے موت کو پسند کرتے، کبھی نامردی نہ دکھاتے بلکہ آگے ہی آگے قدم رکھتے۔ ایسی محبت سے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں جان دیتے تھے کہ بیوی بچوں کو بلا کی طرح سمجھتے تھے۔ اگر بیوی بچے مزاحم ہوں تو اُن کو دشمن سمجھتے تھے اور یہی معنے انقطاع کے ہیں۔ آجکل کے رہبانوں کی طرح نہیں کہ انسان بالکل بیوی بچوں سے تعلق چھوڑ دے اور سارے جہان سے ایک طرف ہو جائے۔ آسمان پر رہبانیت کے انقطاع کی کچھ قدر نہیں۔ صوفی منقطعین بھی نمونے دکھاتے رہے ہیں کہ با زن و فرزند اور باخدا رہے۔ پھر جب وقت آیا تو زن و فرزند کو چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کی طرف ہو گئے۔"

(البدر یکم جولائی ۱۹۰۴ء)

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیرِ اہتمام سالانہ تربیتی کلاس

(محترم چوہدری حمید اللہ صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ) :۔

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ہر سال ایک پندرہ روزہ تربیتی کلاس منعقد کرتی ہے۔ امسال یہ کلاس ۲۶ مئی تا ۹ جون ۱۹۷۲ء ربوہ میں منعقد ہو رہی ہے۔ کلاس کا نصاب ترجمہ قرآن مجید، احادیث، کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام، مسائل فقہ، عقائد جماعت احمدیہ اور ابتدائی عربی بول چال پر مشتمل ہے۔

انشاء اللہ تعالیٰ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کلاس کا افتتاح فرمائینگے۔ حضور کے خطاب کے علاوہ علماء و بزرگانِ سلسلہ وقتاً فوقتاً شامل ہونے والے طلباء سے خطاب فرمائیں گے۔ مرکز سلسلہ میں قیام۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات سُننے اور دینی تعلیم کے حصول کا ایک نہایت عمدہ موقع ہے۔ چاہیئے کہ خدام الاحمدیہ کی ہر مجلس سے نمائندہ خدام اِس کلاس میں شمولیت فرمائیں۔

وہ نوجوان جنہوں نے امسال میٹرک کا امتحان دیا ہے۔ ان کے لئے ان کی موجودہ فراغت اِس کلاس سے استفادہ کا سنہری موقع ہے۔ ایسے نوجوانوں کو تو خصوصیت سے اِس کلاس میں شامل ہونا چاہیئے۔

والدین کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنے بچوں کو اس کلاس میں شمولیت کے لئے تیار کر کے مقامی قائد مجلس خدام الاحمدیہ کو مطلع فرمائیں۔ شامل ہونے والے خدام کو ۲۵ مئی کی شام تک ربوہ پہنچنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

قائدین مقامی کا فرض ہے کہ وہ اپنی مجلس سے کم از کم ایک نمائندہ ضرور بھجوائیں اور مرکز کو اپنے نمائندہ کے نام اور کوائف سے مطلع کریں۔

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۵ر ہجرت ۱۳۵۱ھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آنحضرتؐ کے صحابہ کرامؓ کی عدیم النظیر مالی قربانیاں

قبل ازیں ۲۰ر ہجرت کے اداریہ میں ہم قرآن مجید اور انجیل کی رُو سے اس امر پر روشنی ڈال چکے ہیں کہ بالعموم دولتمندوں کا جنت میں داخل ہونا اس لئے مشکل ہوتا ہے کہ مال کی محبت کے زیرِ اثر وہ خدا تعالیٰ کی راہ میں مالی قربانی پیش کرنے سے قاصر رہتے ہیں اور اِس طرح اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور رحمتوں سے محروم کر لیتے ہیں۔ اِسی لئے قرآن مجید اور انجیل ہر دو میں یہ محاورہ استعمال ہوا ہے کہ دولتمند کا خدا کی بادشاہی میں داخل ہونا اس سے زیادہ مشکل ہے کہ اُونٹ سُوئی کے ناکہ میں داخل ہو۔

اِس ضمن میں ہم نے یہ بھی واضح کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ کے مامور جب دنیا میں مبعوث ہوتے ہیں تو وہ اپنی خداداد قوّتِ قدسیہ کے ذریعہ دولتمندوں کو بھی سابق بالخیرات بنا کر ان کے لئے جنّت کا حصول ممکن بنا دیتے ہیں۔ مامور من اللہ کی تربیت کے زیر اثر دولتمندوں کا مال کی محبت سے عاری ہو کر اپنی دولت کو خدا کی راہ میں بے دریغ خرچ کرنا ایک رنگ میں سوئی کے ناکہ میں سے گزرنے کے مترادف ہوتا ہے اور اِس لحاظ سے ہرگز بھی معجزہ سے کم نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ دولتمندوں کی بھی کایا پلٹ کر یہ معجزہ اپنے ماموروں کے ذریعہ ضرور ظاہر فرماتا ہے۔ آج ہم یہ واضح کرنا چاہتے ہیں کہ اُونٹ کو سُوئی کے ناکہ میں سے گزارنے کا معجزہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ جس شان سے ظاہر ہوا انبیاء ماسبق میں اس کی مثال نہیں ملتی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عدیم النظیر قُوّتِ قدسیہ کے زیر اثر آپؐ کے قدسی صفات صحابہ رضی اللہ عنہم میں مال کی محبت اِس درجہ سرد پڑ چکی تھی کہ ان کے لئے اپنے اموال کو خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا حد درجہ آسان ہو گیا تھا۔ یہ نہیں کہ وہ دولت کمانے سے ہی بے نیاز ہو گئے تھے، خدائی منشاء اور حکم کے ماتحت وہ جائز ذرائع سے دولت کماتے تھے اور بڑی جدوجہد سے کماتے تھے لیکن نیّت یہی ہوتی تھی کہ انہیں اپنے اموال خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے اور اِس طرح اِس کی رضا حاصل کرنے کی توفیق ملے۔ تاریخ شاہد ہے کہ جب بھی دین کی سربلندی کی خاطر انہیں مالی قربانیاں پیش کرنے کے لئے بلایا گیا انہوں نے بے دریغ اپنے اموال پیش کر کے ثابت کر دکھایا کہ مال کی محبت کا شائبہ بھی ان کے دلوں میں باقی نہیں رہا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ غرباء اور متوسط الحال صحابہ رضؓ ہی نے نہیں بلکہ مالدار اور متموّل صحابہ رضؓ نے بھی خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنے مالوں کو پانی کی طرح بہانے سے دریغ نہیں کیا اور اشد دینی ضرورت کے پیشِ نظر بعض مواقع پر تو ان سے اِس طرح دستبردار ہوئے کہ اپنے پاس کچھ بھی باقی نہ رہنے دیا، سب کچھ خدا تعالیٰ اور اس کے دین کی راہ میں لُٹا ڈالا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے آقا و مطاع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین جن میں حضرت ابو بکر رضؓ جیسے ملک التجار بھی شامل تھے کے جذبۂ قربانی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"صحابہ رضؓ تو وہ تھے جنہوں نے اپنا مال، اپنا وطن راہِ حق میں دیدیا اور سب کچھ چھوڑ دیا۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا معاملہ اکثر سُنا ہوگا۔ ایک دفعہ جب راہِ خدا میں مال دینے کا حکم ہوا تو گھر کا کُل اثاثہ لے آئے۔ جب رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا کہ گھر میں کیا چھوڑ آئے تو فرمایا خدا اور رسول کو گھر میں چھوڑ آیا ہوں۔ رئیس مکّہ ہو اور کمبل پوش! غرباء کا لباس پہنے! یہ سمجھ لو کہ وہ لوگ تو خدا کی راہ میں شہید ہو گئے۔"

حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قربانی کا معیار و محک بہت بلند تھا اور آپ اس لحاظ سے بہت ارفع و اعلیٰ مقام پر فائز تھے۔ حقیقت یہ ہے کہ ایک مرحلہ پر تو سب صحابہ رضؓ ہی خدائی منشاء اور اذن کے ماتحت اپنی تمام منقولہ اور غیر منقولہ جائیدادوں الغرض کُل اموال سے دستبردار ہو گئے تھے جب مکّہ سے ہجرت کا حکم ہوا تو صحابہ رضؓ میں سے کون تھا جو خدا اور اس کے دین کی خاطر اپنے وطن اپنے رشتہ داروں اپنی تجارتوں اور اپنی جائیدادوں سے دستبردار ہو کر وطن سے بے وطن نہیں ہوا سب نے ہی اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنا سب کچھ چھوڑ دیا پر حق کو نہیں چھوڑا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولؐ کی معرفت اُن سے کہا تھا

قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ ِۨاقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ۗ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝ (التوبہ آیت ۲۴)

یعنی (تو مومنوں سے) کہہ دے کہ اگر تمہارے باپ دادے اور تمہارے بیٹے اور بھائی اور تمہاری بیویاں اور تمہارے دوسرے رشتہ دار اور وہ مال جو تم نے کمائے ہیں اور وہ تجارتیں جن کے نقصان سے تم ڈرتے ہو اور وہ مکان جن کو تم پسند کرتے ہو تم کو اللہ اور اُس کے رسولؐ اور اسکے راستہ میں جہاد کرنے کی نسبت زیادہ پیارے ہیں تو تم انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ اپنا فیصلہ ظاہر کر دے اور اللہ اطاعت سے نکلنے والی قوم کو کبھی کامیابی کا راستہ نہیں دکھاتا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے جن میں غرباء اور متوسط الحال لوگوں کے علاوہ بڑے بڑے تاجر اور مالدار بھی شامل تھے نہ صرف ہجرت کے موقع پر بلکہ بعد ازاں کفار کے ساتھ دفاعی جنگوں میں بھی اپنے عمل سے ثابت کر دکھایا کہ خدا اور رسول کے مقابلہ میں انہیں اپنے رشتہ داروں، اپنے اموال، اپنی تجارتوں اور اپنی جائیدادوں کی کوئی پرواہ نہیں ہے وہ ان سب چیزوں کو خدا تعالیٰ کی راہ میں بار بار قربان کرتے چلے گئے۔ خدا تعالیٰ اپنے وعدہ کے مطابق انہیں اموال دیتا چلا گیا اور وہ انہیں راہِ خدا میں خرچ کرتے کرتے ہی اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے جذبۂ قربانی سے خوش ہو کر اپنے کلام پاک میں اُنہیں سندِ خوشنودی سے نوازا اور فرمایا:-

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ ۖ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا ۝ (الاحزاب ۔ آیت ۲۴)

مومنوں میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں جنہوں نے اس وعدہ کو جو انہوں نے اللہ تعالیٰ سے کیا تھا سچا کر دیا۔ پس بعض تو ایسے ہیں جنہوں نے اپنی نیّت کو پورا کر دیا اور اُن میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو ابھی انتظار کر رہے ہیں اور اپنے ارادہ میں انہوں نے کوئی تزلزل نہیں آنے دیا۔

اب کون کہہ سکتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام رضؓ کے دلوں سے جن میں غرباء کے ساتھ ساتھ دولتمند اور مالدار بھی شامل تھے مال کی محبت کو سرد نہیں کر دکھایا۔ حق یہ ہے کہ ان کی زندگیوں میں ایسا انقلابِ عظیم رُونما ہوا کہ وہ بڑھ چڑھ کر مالی قربانیاں پیش کرتے ہی چلے گئے۔ اِس طرح اُونٹ کو سُوئی کے ناکے میں سے گزارنے کا معجزہ اِس شان سے ظاہر ہوا کہ آج بھی دُنیا اِس پر حیران ہوئے بغیر نہیں رہتی۔

فضلِ عمر تعلیم القرآن کلاس ۱۹۷۲ء برائے طالبات

(حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

اِس سال فضلِ عمر تعلیم القرآن کلاس ۲۳ر جولائی سے شروع ہو گی۔ طلباء کی تو پہلے ہفتہ اپنے اپنے ضلع میں ہو گی مگر طالبات کی حسبِ سابق مرکز میں ہی منعقد ہو گی۔ رہائش کا انتظام جامعہ نصرت میں ہو گا۔ ہر خاتون یا بچی جو اِس کلاس میں داخلہ لینا چاہتی ہے سادہ کاغذ پر اپنا نام والد کا نام مع مکمل پتہ۔ تعلیم وغیرہ لکھکر بھجوا دیں۔ شادی شدہ خواتین اگر آئیں تو بچے ساتھ نہ لائیں۔ لڑکیوں کو بھی چھوٹے بہن بھائی ساتھ رکھنے کی اجازت نہ ہو گی۔ ہر طالبہ اپنے ساتھ ایک گلاس، ایک پرچ پیالی مع چمچہ دو پلیٹیں لائے۔ نیز موسم کے مطابق بستر۔
اپنی درخواست میں یہ ضرور درج کریں کہ پہلے کس کس سال اس کلاس میں پڑھا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسلمانوں کے موجودہ آلام کا حل

صرف خالص توحید پر سچے ایمان اور خلوصِ عمل میں مضمر ہے

مکرم یعقوب امجد صاحب کھاریاں چھاؤنی

اسلامی تعلیمات میں پنج ارکانِ اسلام ۱۔ توحید و رسالت۔ ۲۔ نماز۔ ۳۔ روزہ۔ ۴۔ زکوٰۃ اور ۵۔ حج کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ مگر ان میں سے توحید اصل الاصول ہے، دراصل توحید کی عظیم قوت کو ان کے اندر جذب کرنے کے لئے دیگر چاروں رکن کام کرتے ہیں۔ یا یوں سمجھ لیجئے کہ وہ چاروں راستے طے کرنے کے بعد منزلِ توحید تک رسائی ممکن ہے۔ اگرچہ چشمِ ظاہر بین ان راہوں کو کٹھن اور دشوار گزار پاتی ہے۔ مگر چشمِ بصیرت خوب دیکھتی کہ منزلِ توحید وہ ناقابلِ تسخیر قلعہ ہے کہ جو بھی اس تک پہنچ جاتا ہے وہ ہر قسم کے کرب و بلا اور مصائب سے ہمیشہ کے لئے نجات پا جاتا ہے۔ اسلام کا آغاز اور پھر انتہائی عروج اس دعوے کی زندہ دلیل ہے مگر جب سے مسلمان توحید کے قلعے سے باہر نکل کر مادی طمطراق پر سہارا لینے کا عادی بنا، اسی وقت سے اس کے زوال کا آغاز ہوگیا۔

آج پورے عالمِ اسلام کو جن حالات کا سامنا ہے۔ اُن سے بچ نکلنے کی صرف ایک ہی راہ ہے کہ ہم توحید سے سچی لگن پیدا کریں اور ایک خدا کے خوف کو دل میں جگہ دے کر غیر اللہ کے خوف کو دل سے نکال باہر کریں۔ کیونکہ توحید ہی تمام خامیوں کی جامع اور انسانیت کی معراج کی ضامن ہے اسی راہ پر چلنے والا اخلاقِ عالیہ کی منزل کو پاکر بہر حیثیت سے انسانِ کامل بن جاتا ہے ہر صداقت کا معیار توحید ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تمام مذاہب میں توحید قدرِ مشترک کا مقام رکھتی ہے۔ یہ اور بات ہے کہ اسلام کے سوا دیگر مذاہب نے اپنی تعلیمات میں ردّ و بدل اور تحریف کے تیر چلا کر توحید کے چہرے کو مسخ کر دیا ہے۔ کسی مذہب کی صداقت و عظمت کا معیار یہی ہے کہ اس کی تعلیم انسان کو با اخلاق انسان بنا دے۔ یہ چیز صرف توحید ہی سکھاتی ہے۔ اسلام نے اسی لئے سب سے زیادہ زور توحید پرستی پر دیا ہے۔

انسانی سربلندی اور اخلاق کا کمال اسی میں مضمر ہے کہ انسان خالص توحید پر گامزن ہو۔ صرف زبان سے لا الٰہ الا اللہ کا ورد نہ کرے بلکہ اپنے قول و فعل اور رفتار و گفتار سے اسے عیاں کرے۔ اسلام کی نشأۃ ثانیہ جس کا آغاز ہو چکا ہے۔ اُس کا کمال بھی صرف توحید ہی پر منحصر ہے۔ جب مسلمان سچے دل سے حضرتِ احدیت کے در پر جا گرے گا تو اس کی ہر ناکامی کامرانی اور ہر نامرادی، کامگاری بن جائے گی اور وہ اُسی توحید کے ناقابلِ تسخیر قلعے میں جا اترے گا جس میں وہ ابتدائی دور میں رہتا تھا اور پھر اس کی کھوئی ہوئی عزت اور چھنا ہوا وقار بحال کرنے کی ضمانت خود توحید دے گی۔ کیونکہ توحید وہ طاقت ہے جس نے "ابرہہ" اور اس کے عظیم لشکر کو بغیر کسی مادی طاقت کے نیست و نابود کر دیا۔ اصحاب الفیل کی بربادی کے واقعہ میں توحید پرستوں کے لئے ایک عظیم پیغام ہے مگر افسوس کہ مسلمان نے اس وقت سے بے اعتنائی برتی اور اپنے اسلاف کی راہ کو چھوڑ کر ذلت و رسوائی کا منہ دیکھا۔

توحید کے اسی فلسفہ کو مجدد بارہویں کے صوفیائے کرام نے پیش کیا تھا۔ مگر وہ "اخفا" اور "ھو" کے پیچ میں اُلجھ گئے۔ اس لئے ان کا فلسفہ کوئی تحریک نہ پیدا کر سکا۔ آج حضرت مسیح دوران اور ان کے خلفاء کے طفیل ہمیں خالص توحید پر عملی طور پر چلایا جا رہا ہے اور جماعت احمدیہ ہر میدان میں بے خوف و خطر توحید کے تقاضوں کو پورا کرتی ہوئی آگے بڑھ رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ نے جس اندازِ فکر کی بنیاد رکھی ہے وہ ذات و صفات کی منطقی اور تصوراتی بحثوں سے بالاتر ہے۔ اس نے توحید کو انسان کے لئے ایک مثالی قوت کے رنگ میں پیش کیا ہے۔ کیونکہ اسی قوتِ قدسیہ کے سہارے عرب کے بدوؤں نے دنیا بھر کو تہذیب، تمدن اور اخلاق کا درس دیا تھا۔ اسی کے طفیل انہوں نے رموزِ سلطنت اور جہاں داری میں مہارت پائی تھی۔ وہ صحرانشین رزم و بزم فکر و فن اور علم و ہنر میں یکتا و یگانہ تھے۔ آج بھی یورپ کے عظیم کتب خانے انہی کے مخطوطات سے سرمایہ دار ہیں۔

تمام اخلاقی بیماریاں تین وجوہ سے جنم پاتی ہیں۔ یاس، حزن اور خوف کیونکہ زندگی کے لیل و نہار میں جب انسان کو ان سے سابقہ پڑتا ہے تو وہ اسے روحانی، ذہنی اور اخلاقی طور پر مفلوج بنا دیتی ہیں اور توحید ہی وہ نسخہ کیمیا ہے جو ان سے نجات بخشتا ہے۔ جو مسلمان قرآنی تعلیمات کی روشنی میں توحید پر ایمان لاتا اور اللہ تعالیٰ کے وعدوں کو برحق جانتا اور اس کی رحمت بے پایاں سے مایوس نہیں ہوتا۔ بلکہ مشیتِ ایزدی سے خوش رہتا اور بجز اس کی ذاتِ مطلق کے اور کسی کا خوف نہیں رکھتا۔ اس کے جاری فرمودہ سلسلہ رسالت و خلافت سے سچے دل سے وابستہ رہتا ہے وہ یاس، حزن اور خوف تینوں مہلک بیماریوں سے کلیۃً محفوظ رہتا ہے۔

پہلی اخلاقی بیماری یاس ہے۔ اس کے بارے میں تو اسلامی تعلیمات میں واضح ہدایت موجود ہے کہ ناامیدی کفر ہے۔ پس جو شخص اللہ تعالیٰ سے اپنی امید کا دامن وابستہ رکھتا ہے۔ وہ اصل میں مومن اور توحید پرست کہلانے کا مستحق ہے۔ گویا ناامید ہونا توحید سے عملی کنارہ کشی کرنا ہے۔ ارشادِ ربانی ہے

لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰہِ ط

یوں سمجھئے کہ انقطاعِ امید موت کے مترادف ہے۔

دوسری اخلاقی بیماری حزن ہے اس کے بارے میں صریح نصِ قرآنی ہے۔ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا ط گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا غارِ ثور میں حضرت صدیق اکبرؓ کو یہ تلقین فرمانا ایک مکمل درس تھا کہ جب تک مسلمان کے دل میں ایک خدا کی معیت و محبت کا جذبہ رہے گا اس وقت تک حزن بھی اس سے دور رہے گا۔ کیونکہ وہ خدا جس کی ولایت کے تحت بندہ عبدیت کا لباس پہن اُس کے حضور جھکا رہتا ہے۔ وہی ہر حزن سے اپنے سچے اور حقیقی عبد کو محفوظ رکھتا ہے۔ بلکہ اُسے استقلال اور استقامت سے ایمان کو اور پختہ کرنے کی راہ دکھاتا ہے۔

تیسری اخلاقی بیماری خوف ہے۔ دیکھا جائے تو یہی چیز تمام قسم کی اخلاقی کمزوریاں پیدا کرنے میں پیش پیش ہے۔ اس کا ذکر قرآن مجید میں یوں ہوا ہے۔

اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ
لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ ط

یعنی جو لوگ خدائے واحد و یگانہ کی محبت و مودّت کو دل میں جگہ دیتے ہیں۔ خوف و ہراس اُن سے دُور رہتا ہے۔

ان بیماریوں یعنی یاس، حزن اور خوف کا موثر اور کارگر علاج ایک ہی ہے اور وہ ہے توحیدِ کامل اور وحدانیت پر سچا ایمان اسی لئے قرآن مجید سب سے زیادہ توحید پر زور دیتا اور نہایت شرح و بسط سے اس مضمون کو بیان فرماتا ہے۔ پھر اس کی قوت کا اندازہ کرانے کیلئے مختلف ادوار کے محققہ تاریخی شواہد کے کنایات بھی ملتے ہیں مقصد صرف یہ ہے کہ انسان توحیدِ کامل پر خلوصِ دل سے کاربند ہو کہ ایک عبدِ کامل بن سکے اور اسی کو لازوال طاقت و قدرت کا سرچشمہ قرار دیا گیا ہے۔ یہ درست ہے کہ توحید کامل انسان کے دل میں ایک خدا کا خوف پیدا کرتی ہے۔ اگر جونہی کہ توحید کا خوف کمال تک پہنچتا ہے۔ انسان نفسِ مطمئنہ کا مالک بن جاتا ہے اور پھر کسی مادی طمطراق کا خوف اس کی گردن نہیں جھکا سکتا۔

خالص توحید نہ صرف اخلاقی امراض کا قلع قمع کرتی ہے، بلکہ اخلاقی امراض کے نتیجے میں پیدا ہونے والی تمام برائیوں سے بھی نجات دیتی ہے۔ مثلاً خوفِ غیر اللہ کے باعث تملق، عیاری، افتراء، الزام تراشی اور ریاکاری ایسی عیوب بیماریاں جنم لیتی ہیں، توحید نہ صرف ان کا استیصال کرتی ہے، بلکہ وہ ہر مقام پر خدا تعالیٰ کو حاضر و ناظر دکھاتی اور اس کی عظیم قدرتوں کے نظارے پیش کرتی ہے

توحید پر عملاً کاربند ہونے کے بعد مومن کی قوت رفتہ رفتہ ترقی پذیر ہوتی ہے۔ یہاں تک کہ حضرت احدیت اسے اپنی قوتِ قدسیہ سے سرفراز فرماتی ہے اور مومن کا ہر فعل، فعلِ خداوندی بن جاتا ہے اور اُس کے ہاتھ پاؤں اور زبان صرف وہی عمل کرتے ہیں۔ جو خالص توحید ہوتی ہے گویا مومن کا ہر کام مشیتِ ایزدی بن جاتا ہے۔ اسی کا نام اخلاقی معراج ہے اور یہی ایک سچے مومن اور موحد کا منتہا ہے۔

آج مسلمان جن حالات سے دوچار ہیں یہ صرف اس لئے پیش آئے ہیں کہ مذہب سے بیزاری اور روحانیت سے پہلو تہی کی گئی ہے ان حالات کو بدلنے کا ایک ہی راستہ ہے کہ مذہب کی راہ پر خلوص و عقیدت سے قدم اُٹھایا جائے اور توحید سے سچی لگن کا عملی ثبوت دیا جائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ ماریشس کا یوم التبلیغ

جزیرہ کے طول و عرض میں وسیع پیمانہ پر پیغام احمدیت کی اشاعت

(مکرم مولوی صدیق احمد صاحب مبلغ ماریشس)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالیٰ نے اس احقر العباد کو اس زمانہ میں پیدا کر کے اور صدہا نشانِ آسمانی اور خوارقِ غیبی اور معارف و حقائق مرحمت فرما کر اور صدہا دلائلِ عقلیہ قطعیہ پر علم بخش کر یہ ارادہ فرمایا ہے کہ تعلیمات حقہ قرآنی کو ہر قوم اور ہر ملک میں شائع اور رائج فرماوے اور اپنی حجت ان پر پوری کرے"

(براہین احمدیہ حصہ اول ص۵ حاشیہ نمبر)

بلا شبہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی بنیادی غرض یہی ہے کہ کرۂ ارض کے کونہ کونہ میں قرآن مجید کی پاک تعلیم کو پھیلایا جائے تا حق و صداقت کے متلاشی اسلام کے چشمہ سے پانی پی کر اپنے مولیٰ کی حقیقی خوشنودی حاصل کریں۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ جماعت احمدیہ حضرت مسیح علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کی دعاؤں اور روحانی توجہ سے قرآن کریم کے حقائق و معارف دور دور تک پہنچانے کا کام نہایت احسن طریق پر سرانجام دے رہی ہے یہی وجہ ہے کہ آج دنیا کے دور دراز ملکوں میں قرآنی تعلیم کو عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے اور اسلام کی روحانی قوتوں کی بدولت ایک عظیم الشان انقلاب پیدا ہو رہا ہے۔ دینِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا مستقبل نہایت روشن نظر آ رہا ہے اس روحانی تبدیلی اور تغیر کا باعث یہ ہے کہ بفضل اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کے افراد خواہ دنیا کے کسی کونے میں ہوں اپنی زندگی کا مقصد قرآن پر عمل کرنا اور اسلام کی تعلیم کو دوسروں تک پہنچانا بنائے ہوئے ہیں۔ ذیل میں خاکسار جزیرہ ماریشس کی جماعت احمدیہ کے ۲۶ر اپریل کو منعقد ہونے والے یوم التبلیغ کی مختصر رپورٹ درج کرتا ہے جو یقیناً قارئین کی دلچسپی کا موجب ہوگی۔

یوم التبلیغ کی تیاری

یوم التبلیغ کو کامیاب بنانے اور افراد جماعت کو اس مقدس جہاد میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل کرنے کے لئے کافی عرصہ پہلے تیاری کی گئی علاوہ اخبار Le Message میں اعلان کرنے کے مختلف مواقع پر تبلیغ کی اہمیت اور اس کے ذرائع پر تقاریر کی گئیں اور مکرم مولوی قریشی محمد اسلم صاحب مشنری انچارج مسجد دارالسلام میں جمعہ کے موقعہ پر اعلان کرتے رہے کہ جماعت کے جملہ دوست اپنے دیگر کاموں کو چھوڑ کر اس دن کو صرف تبلیغ کے لئے وقف کر دیں نیز انہوں نے سب جماعتوں کو سرکلرز بھی ارسال کئے تا سب جماعتیں پروگرام کے مطابق تنظیم کے ساتھ اس مبارک فریضہ کی ادائیگی کر سکیں۔ خاکسار اور مکرم مشنری انچارج صاحب نے سب جماعتوں کا دورہ کیا اور انہیں یوم التبلیغ کے لئے کتب رسائل پمفلٹ حسب ضرورت فراہم کئے اور ذمہ دار کارکنوں کو اس سلسلہ میں مختلف ہدایات دیں۔

شروع میں ۹ر مارچ کو یوم التبلیغ منانے کا پروگرام تھا۔ مگر بعض مجبوریوں اور ملک میں ہنگامی حالت ہونے کی وجہ سے تاریخ میں تبدیلی کر دی گئی۔ بعد از کمشنر پولیس کی اجازت سے ۲۶ر اپریل کا دن رکھا گیا۔ چنانچہ اس تبدیلی کی بھی جماعتوں کو فوری اطلاع دے دی گئی۔

دو روز قبل مکرم مشنری انچارج صاحب نے Reminder ارسال کر کے سب جماعتوں کو مستعدی اور لگن کے ساتھ کام کرنے کی تلقین کی نیز کار والے دوستوں سے انفرادی رابطہ قائم کیا چنانچہ اس کار خیر میں احمدی دوستوں نے رضاکارانہ طور پر گیارہ کاریں مہیا کیں ایک مخلص احمدی نے سارے دن کے لئے ٹیکسی کرایہ پر لے کر جماعت کو دے دی۔ ان کاروں کی بدولت کام میں کافی سہولت پیدا ہوئی اور ماریشس کے دور دراز علاقوں تک ہمارے مجاہد بھائیوں نے احمدیت کا پیغام پہنچایا اور صبح سے لے کر شام تک نہایت تندہی اور اخلاص کے ساتھ سب چھوٹے بڑے مصروف عمل رہے۔

۲۶ر اپریل کو صبح آٹھ بجے جماعت روز ہل کے دوست جن میں بچے نوجوان اور بوڑھے شامل تھے احمدیہ مشن ہاؤس میں پہنچ گئے اور ہر وفد کے انچارج کو اندراج کے ساتھ مختلف رسائل اور پمفلٹ دیئے جانے لگے اور ساتھ ہی مکرم مشنری انچارج صاحب ان کے علاقہ کی نشاندہی کرتے تاکہ سب احباب مختلف علاقوں میں جا کر احسن رنگ میں کام کر سکیں۔ کتب کے حصول اور اجتماعی فوٹو کے بعد احباب جماعت دست بدعا ہوئے کہ مولیٰ کریم ان کی حقیر کوشش میں غیر معمولی برکت ڈالے اور لوگوں کو حق قبول کرنے کی توفیق دے بعد ازاں سب نے خود جوش اور جذبہ کے ساتھ اس مبارک جہاد کے لئے اپنی منزلوں کی طرف روانہ ہوئے۔ ہر طبقہ کے لوگ کیا مزدور کیا سرکاری ملازم تاجر پروفیسر اور طلباء سبھی ایک لگن کے ساتھ اپنے مفوضہ کام کو سرانجام دینے کے لئے سارا دن کام کرتے رہے

لٹریچر کی مفت تقسیم اور فروخت

اس دن سینکڑوں اشخاص سے زبانی گفتگو اور ان کے اعتراضات کے جوابات دینے کے علاوہ مختلف قسم کا لٹریچر مفت بھی تقسیم کیا گیا اور فروخت کیا گیا۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے علم کلام سے متعلق کتب کے علاوہ بہائیت، عیسائیت اور ہندو ازم کا لٹریچر بھی احباب کی دلچسپی کا موجب بنا اور بہت سا لٹریچر فروخت ہوا۔ مفت لٹریچر میں "امن کا پیغام" (فرنچ) "محمد صلی اللہ علیہ وسلم بائبل میں" (فرنچ) اور مجلس انصار اللہ ماریشس کی طرف سے شائع شدہ دو ہینڈ بل شامل ہیں۔ امسال پہلے سے موجود لٹریچر کے علاوہ ہمارے پاس مرکز سے آئی ہوئی نئی کتب اور دعوۃ الامیر کا فرنچ ترجمہ بھی تھا

یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس دفعہ ہمارے والنٹیئرز نے کثیر تعداد میں لوگوں میں جن میں مسلمان ہندو۔ عیسائی اور بہائی شامل ہیں جماعتوں کی اجتماعی کوشش کے نتیجہ تقریباً ۵۰۰/- روپے کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیدا کردہ لٹریچر فروخت ہوا۔

مکرم مشنری انچارج صاحب بھی ایک وفد کے ہمراہ سینٹ پیئر، موکا اور رڈاگوچے کے علاقہ میں تشریف لے گئے اور انہوں نے دیگر لوگوں کے علاوہ بعض پولیس آفیسرز کو احمدیت سے روشناس کرایا۔ خاکسار ایک وفد کے ہمراہ ماریشس کے جنوب کی طرف بریطانیہ۔ کانجاب، اسپر نیام اور Chemin Grenier کے دیہات میں گیا۔ ان علاقوں میں کثیر تعداد میں مسلمان رہتے ہیں چنانچہ بہت سے لوگوں سے زبانی گفتگو کی گئی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کی غرض بیان کی گئی ایک بہائی اور دہریہ سے بھی دلچسپ گفتگو ہوئی جس سے حاضرین متاثر ہوئے۔ ہمارے تعلیم الاسلام کالج کے پرنسپل پروفیسر رشید حسین صاحب بھی ایک احمدی پولیس آفیسر کے ساتھ جزیرہ کے مغرب "بامبو" کے علاقہ میں تبلیغ کرنے گئے نیز مقامی مبلغین بھی مختلف گروپوں کے ساتھ تبلیغ کے کام میں مصروف رہے۔ اطفال نے سڑکوں، گلیوں، مارکیٹوں اور بسوں کے اڈوں پر تقریباً ۵۰/- روپے کی کتب فروخت کیں۔ اس دوران بعض مخالفین سلسلہ نے ہمارے معصوم اطفال کو برا بھلا کہا اور دھتکارا بھی مگر انہوں نے نہایت خندہ پیشانی سے اس غیر مناسب سلوک کو برداشت کیا اور شکر ادا کر کے آگے چل دئے۔

جماعت احمدیہ روز ہل کی طرح دیگر جماعتوں یعنی مونتائیں بلانش، پائی، فینکس اور جماعت احمدیہ تریو نے بھی یوم التبلیغ منایا اور مقررہ علاقوں میں تبلیغ کی نہ یہ بلکہ اکیلے طور پر رہائش رکھنے والے احمدی احباب نے بھی اپنے اپنے علاقے میں اپنے بچوں کے ہمراہ اس پروگرام میں شوق سے حصہ لیا۔ بعض غیر احمدی نوجوان بھی ہمارے اس تبلیغی جہاد میں شامل ہوئے اور نہایت دلچسپی سے مصروف تبلیغ رہے۔

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار کا ایک پوتا عمر ۱/۲ ۱ سال گزشتہ ماہ بعارضہ ٹائیفائیڈ اور نمونیہ بیمار رہا ہے بہت کمزور ہو گیا ہے نیز میری اہلیہ بعارضہ بلڈ پریشر بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ دونوں کو صحت کاملہ و عاجلہ سے نوازے۔ (مرزا محمد اسمٰعیل۔ چمن۔ بلوچستان)

۲۔ میرے والد صاحب چوہدری فضل کریم صاحب [illegible] ایک سال سے بعارضہ درد گردہ بیمار ہیں۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔ (رشید احمد [illegible])

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

نوٹ:-

۱۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تا کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر بذریعہ الفضل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان، سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

مسل نمبر ۲۰۶۷۸

میں امۃ الکریم بنت علی جان صاحب قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی ساکن کوئٹہ ضلع کوئٹہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۱۲/۷۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پہ ہے جو اس وقت -/۱۰۰ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ الامۃ: امۃ الکریم ۳۸-۲/۳ بروکش روڈ۔ کوئٹہ۔

گواہ شد: محمد علی جان سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کوئٹہ

گواہ شد: سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا۔ کوئٹہ

مسل نمبر ۲۰۶۹۸

میں عبد السلام ولد فقیر محمد صاحب قوم گوجر پیشہ ملازمت عمر ۱۹ سال بیعت پیدائشی ساکن دودیاہ چھتال ضلع میرپور آزاد کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۱۲/۷۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۷۰ روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: عبد السلام ولد فقیر محمد صاحب دودیاہ چھتال ڈاکخانہ راجہ حیاتی تحصیل کوٹلی ضلع میرپور آزاد کشمیر

گواہ شد: مولوی فضل احمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ دودیاہ چھتال ضلع میرپور آزاد کشمیر

گواہ شد: خوشی محمد سیکرٹری مال دودیاہ چھتال آزاد کشمیر

مسل نمبر ۲۰۷۰۱

میں خورشید بیگم بیوہ ملک عبد الخالق صاحب قوم اعوان پیشہ خانہ داری عمر ۴۷ سال بیعت پیدائشی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰/۹/۱۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:-

۱۔ حق مہر معجل -/۲۵۰ روپے

۲۔ زیور طلائی ایک تولہ گیارہ ماشے مالیتی دو صد روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: خورشید بیگم اہلیہ ملک عبد الخالق صاحب معرفت ملک محمد رفیق صاحب دار الصدر غربی الف ربوہ

گواہ شد: محمد اسمٰعیل ذبیح ولد ملک اعظم دین صاحب مرحوم ربوہ

گواہ شد: ملک محمد رفیق ولد ملک علی بخش صاحب مرحوم دار الصدر غربی الف۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۰۷۰۴

میں عبد السلام ولد علم الدین صاحب قوم کھوکھر پیشہ تعلیم عمر ۲۳ سال بیعت پیدائشی ساکن کوٹلی ضلع میرپور آزاد کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷/۱۰/۷۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۴۲ روپیہ بصورت جیب خرچ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: عبد السلام ولد علم الدین صاحب کھوکھر معرفت احمدیہ کلاتھ ہاؤس۔ کوٹلی آزاد کشمیر

گواہ شد: شریف احمد چغتائی سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کوٹلی آزاد کشمیر

گواہ شد: علم الدین نائب امیر جماعت احمدیہ کوٹلی۔

مسل نمبر ۲۰۷۰۵

میں اشتیاق احمد بھٹی ولد محمد انشاء اللہ خان صاحب بھٹی قوم بھٹی پیشہ ملازمت عمر ۳۱ سال بیعت پیدائشی ساکن راولپنڈی حال مقیم کراچی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۵/۷۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۴۰۲ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو گا اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: اشتیاق احمد بھٹی ۵۵۲ دہلی کالونی گذری روڈ کراچی

گواہ شد: خواجہ رفیق احمد ناظم مال مجلس خدام الاحمدیہ کراچی

گواہ شد: سید رشید طارق انٹیلیجنس ناظم صحت جسمانی مجلس خدام الاحمدیہ کراچی

مسل نمبر ۲۰۷۰۶

میں سید امجد بشیر ولد کرنل سید بشیر احمد صاحب قوم سید پیشہ تعلیم عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی ساکن راولپنڈی ضلع راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۱۲/۷۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۳۰ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد: سید امجد بشیر "بیت السلام" B-133 کشمیر روڈ راولپنڈی

گواہ شد: سردار انیس احمد ۴/۳۳ آریہ نگر لاہور

گواہ شد: میاں عبد الرحیم ولد میاں سلطان محمد صاحب تیا محلہ جہلم۔ سیکرٹری ضیافت جماعت احمدیہ جہلم

مسل نمبر ۲۰۷۰۰

میں رائے محمد خان ولد نواب (مرحوم) صاحب قوم کھرل پیشہ کاشت کاری عمر ۶۰ سال ساکن جھنگڑ حاکم والا۔ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷/۹/۷۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ سالانہ آمد پر ہے جو اس وقت -/۱۲۰۰ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد: رائے محمد خان ولد رائے نواب خان مرحوم۔ جھنگڑ حاکم والا۔ ضلع شیخوپورہ

گواہ شد: حاجی فضل محمد جھنگڑ حاکم والا ضلع شیخوپورہ

گواہ شد: محمد عبد اللہ۔ ٹبہ اچی۔ ضلع شیخوپورہ۔

مسل نمبر ۲۰۷۲۳

میں ملک بشیر الدین خان ولد ملک ظہور الدین خان صاحب قوم ککے زئی پیشہ تعلیم عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی ساکن مورو۔ ضلع نواب شاہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۱۲/۷۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۴۲ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: ملک بشیر الدین خان (نیوپیلس) مورو ضلع نواب شاہ ولد ملک ظہور الدین خان صاحب

گواہ شد: ملک ظہور الدین سیکرٹری مال مورو ضلع نواب شاہ

گواہ شد: عبد الرحمٰن پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ مورو۔ ضلع نواب شاہ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہم اسلام اور اسلامی اقدار و روایات کے پابند اور اُن کے پوری طرح وفادار ہیں

ہم مارکس اور اس کے نظریات کو من حیث المجموع (از اوّل تا آخر) ہرگز قبول نہیں کرتے

ہمارے نزدیک بعض شرائط کے ساتھ مارکسزم کا صرف وہ حصّہ قابلِ قبول ہے جس کا تعلق اقتصادیات سے ہے

ہم صرف اُس بات کو جو اسلام کی رو سے درست اور ملک کے لئے مفید ہو اپنانے کے قائل ہیں

"پاکستانی سوشلزم" سے متعلق جناب ذوالفقار علی بھٹو کی بعض اہم تصریحات

جرمنی کے کثیر الاشاعت رسالہ "ڈر سپیگل" (DER SPIEGEL) کے نمائندہ خصوصی کو صدر پاکستان جناب ذوالفقار علی بھٹو نے پچھلے دنوں جو انٹرویو دیا تھا (اور جو پاکستان میں ۱۴ رمئی کے اخبارات میں شائع ہوا) اس میں انہوں نے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے اپنی پارٹی کے اقتصادی پروگرام جسے "اسلامی سوشلزم" یا "پاکستانی سوشلزم" کا نام دیا جاتا ہے پر بھی روشنی ڈالی تھی اور بتایا تھا کہ یہ کلیۃً مارکس کے نظریات پر مبنی نہیں ہے بلکہ اس میں صرف ان اقتصادی پہلوؤں کو اپنایا گیا ہے جو اسلام کی رو سے درست اور ملک کے لئے مفید ہیں۔ نامہ نگار مذکور کے سوال اور مسٹر بھٹو کے جواب کا ترجمہ ذیل میں درج ہے:۔

سوال:۔ مسٹر بھٹو! آپ کی پارٹی "پیپلز پارٹی" کہلاتی ہے اس کا پروگرام ایک قسم کا سوشلسٹ پروگرام ہے۔ کیا آپ اپنے اس سوشلسٹ پروگرام میں کسی مثال یا نمونہ کے پابند ہیں یا آپ کا سوشلزم از اوّل تا آخر "پاکستانی سوشلزم ہے"؟ آپ چند الفاظ میں اپنے سوشلزم کا اعلان کریں۔ اور اس کی وضاحت فرمائیں۔

جواب:۔ میں بشوق اس کے لئے تیار ہوں۔ آغازِ کار یہ امر مدّنظر رہے کہ خود آپ کے ہاں یورپ میں بھی تو "کرسچین ڈیموکریٹس" (مسیحی جمہوریت پسند) اور "ڈیموکریٹک سوشلسٹس" (سوشلزم کے جمہوری پیرو) موجود ہیں۔ ہماری پارٹی نے جس سوشلزم کو اپنایا ہے وہ ایک مسلمان قوم کا اپنا سوشلزم ہے۔ ہم ایک خاص مذہب یعنی اسلام کے پیرو ہیں۔ ہم اپنی مخصوص اقدار اور مخصوص روایات رکھتے ہیں۔ جہاں تک ہمارے مخصوص سوشلزم کا تعلق ہے۔ ہمارے نزدیک مارکس ازم کا صرف وہ حصّہ قابل قبول ہے جس کا تعلق اقتصادیات سے ہے، ہم مارکس اور اس کے نظریات کو من حیث المجموع یعنی از اوّل تا آخر کلیۃً قبول نہیں کرتے۔ اس کی جدلیات، اس کا بے طبقات اور بے ریاست معاشرہ ہمارے لئے قابل قبول نہیں ہے مارکسی نظریات پر مبنی مملکت، کے دعویدار پچاس سال میں بھی بے ریاست معاشرہ معرض وجود میں نہ لاسکے اور بے طبقات معاشرہ کا معاملہ بھی کچھ ایسا ہی ہے۔ ہم یہ نظریہ بھی ہرگز قبول نہیں کرتے کہ یہ دنیا سراسر مادی ہے یا یہ کہ خدا کا وجود ہی نہیں ہے یا یہ کہ روحانی اقدار بے معنی اور بے حقیقت ہیں ہم یہ سب کیوں قبول کریں؟ ہم نے تو مارکس ازم کا صرف ایک حصہ جس کا تعلق سائنسی اقتصادی نظریہ سے ہے محدود پیمانے پر قبول کیا ہے۔ کیونکہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ خود یہ اقتصادی نظریات بھی ایک حد تک ناقابل عمل ثابت ہوئے ہیں۔ اس لئے ہمیں لکیر کا فقیر بننے کی ضرورت نہیں۔ ہم لکیر کے فقیر ہرگز نہیں ہیں۔ ہم اقتصادیات کے بہت گہرے اور عمیق مطالعہ کے قائل ہیں۔ ہمارا نقطۂ نظر یہ ہے کہ اس مطالعہ کے نتیجہ میں ناقابل عمل پہلوؤں کو چھوڑنے کے بعد جو کچھ باقی بچ رہے اور وہ ہماری اپنی روشنی (یعنی نورِ اسلام) کی رو سے درست اور جائز ثابت ہو اور جو بھی ہمارے ملک کے لئے مفید ہمیں وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اسے قبول کرنے اور اختیار کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ یہ ہے وہ پیمانہ اور معیار جس پر ہم اقتصادی نظریات کو جانچنے اور پرکھنے کے قائل ہیں۔ (بحوالہ پاکستان ٹائمز بابت ۱۴ رمئی ۱۹۷۲ء)

مسٹر بھٹو نے سوشلزم کے اقتصادی پہلو کے جس محدود قابل عمل اور مفید حصہ کو اسلامی عقائد، اسلامی نظریات اور اسلامی اقدار کی روشنی میں اپنانے کا ذکر کیا ہے وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کَلِمَةُ الْحِكْمَةِ ضَالَّةُ الْمُؤْمِنِ فَحَيْثُ مَا وَجَدَهَا فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا کے عین مطابق ہے۔ یعنی یہ کہ حکمت اور دانائی کی بات تو مومن کی اپنی ہی کھوئی ہوئی چیز ہوتی ہے سے چاہیئے کہ جہاں بھی اسے پائے لے لے کیونکہ وہی اس کا بہتر حق دار ہے۔

یوم خلافت

جماعت احمدیہ ہر سال ۲۷ رمئی کو یوم خلافت کے جلسے منعقد کرتی ہے۔ یہ وہ دن ہے جبکہ حضرت مولوی نور الدین صاحب رضی اللہ عنہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلیفہ اوّل منتخب ہوئے تھے۔ اور اس طرح جماعت احمدیہ میں خلافت کا آغاز ہوا۔

یوم خلافت پر تمام جماعتیں اپنے اپنے مقام پر جلسے کریں۔ جلسوں میں خلافت کی اہمیت اور اس کی برکات بیان کی جائیں۔ اور احباب کے ذہن نشین کرایا جائے کہ نبوت کے کام کو جاری رکھنے کے لئے خلافت ازبس ضروری ہے

جو جماعتیں یہ جلسے کریں وہ اس تاریخ پر جلسہ کر کے نظارت اصلاح وارشاد کو رپورٹ بھجوائیں۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

درخواستِ دعا

میری ہمشیرہ عزیزہ سلیمہ بیگم صاحبہ کا کراچی میں اپریشن ہوا ہے۔ صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔ (سکینہ [illegible] ربوہ)

حلقہ جڑانوالہ کا اجتماع انصار اللہ

صدر محترم انصار اللہ مرکزیہ کی اجازت سے مجلس انصار اللہ حلقہ جڑانوالہ ضلع لائل پور کا تربیتی اجتماع مورخہ ۲۸ رمئی ۱۹۷۲ء بروز اتوار بمقام جڑانوالہ منعقد ہو رہا ہے جس میں دیگر علماء کرام کے علاوہ مرکزی نمائندہ بھی شریک ہوگا۔ انشاء اللہ العزیز اس حلقہ کی مجالس کے اراکین سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہو کر مستفیض ہوں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

فوجی بھرتی

ذیل کے پروگرام کے مطابق ایمپلائمنٹ ایکسچینج سرگودھا میں بھرتی ہوگی

ہنوی ۔ ۳۰-۳۱ رمئی (منگل بدھ) صبح ساڑھے سات بجے

ملٹری پولیس ۔ یکم جون (جمعرات)

اس کے علاوہ ۹ رجون جمعہ کے روز ایوان محمود ربوہ میں بڑی فوج میں بھرتی ہوگی۔ خواہشمند احباب مواقع سے فائدہ اٹھائیں۔ (ناظر امور عامہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵